چشمِ روشن کن زخاکِ اولیاء
تا بہ بینی ز ابتداء تا انتہاء (مولانا رومیؒ)
اِعلاءُ کلمۃِ اللہ
فِی بیانِ ما اُہلّ بہٖ لِغیرِ اللہ
تصنیفِ لطیف:
حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ

مستقبلا الی الحجر احتیاطا مع جزمهم بانه لیس من البیت بل حکموا بموجب ظنهم فیه انه منه فاوجبوا الطواف من ورائه۔ و ہم در شرح فقہ اکبر نوشتہ وفرق بین نفی العام ونفی العموم۔

والواجب[1] انما هو نفی العموم مناقضة لقول الخوارج الذین یکفرون بکل ذنب وطوائف من اهل الکلام والفقه والحدیث لا یقولون ذلک فی الاعمال لکن فی الاعتقادات البدعیة وان کان صاحبها متاولا فیقولون بکفر من قال هذا القول لا یفرقون بین المجتهد المخطی وغیره ویقولون بکفر کل مبتدع وهذا القول یقرب الی مذهب الخوارج والمعتزلة فمن عیوب اهل البدعة انهم یکفر بعضهم بعضا ومن ممادح اهل السنة انهم یخطئون ولا یکفرون۔ (یواقیت)

علمائے کرام[2] را بحسب مقتضائے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ واجب است کہ در امر معروف و نہی عن المنکر مساعی جمیلہ بکار برند نہ آں کہ فقط بر تکفیر عوام کالانعام کوشش شرعی ظاہر نمایند۔ در سراج المنیر آمدہ اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر ووجه واحد یمنعه فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تجنبا عن سوء الظن بالمسلم۔ انتهی۔

وفی کتاب الیواقیت والجواهر ونقل الشیخ ابو طاهر القزوینی فی کتابه سراج العقول عن احمد بن زاهر السرخسی اجل اصحاب الشیخ ابی الحسن الاشعری رحمه الله قال لما حضرت الشیخ ابا الحسن الاشعری الوفاة فی داری ببغداد قال لی اجمع لی اصحابی فجمعتهم فقال لنا اشهدوا علیّ انی لا اقول بتکفیر احد من عوام

طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کو فقہا نے احتیاطاً منع کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ اس بات کا بھی یقین رکھتے ہیں کہ حطیم کا ٹکڑا بیت اللہ شریف میں داخل ہے۔ اسی وجہ سے طواف اُس کے باہر سے کرنے کا حکم دیا ہے۔ شرح فقہ اکبر میں موجود ہے کہ نفی العام اور[1] نفی العموم میں بہت فرق ہے۔

واجب عموم کی نفی ہے (یعنی سب کو کافر کہنا درست نہیں) معتزلہ اور خوارج کے خلاف کہ وہ ہر گنہگار کو کافر کہتے ہیں بعض اہلِ کلام محدثین اور فقہا، اعمال کے لحاظ سے تو ہر گنہگار کو کافر نہیں سمجھتے۔ مگر اعتقاداتِ بدعیہ کی وجہ سے کافر کہتے ہیں خواہ وہ اعتقاد رکھنے والا متاول ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس بارے میں مجتہد مخطی اور غیر مخطی میں بھی فرق نہیں کرتے بلکہ ہر بدعتی کو کافر کہتے ہیں۔ یہ قول بھی خوارج اور معتزلہ کے قریب قریب ہے۔ اہلِ بدعت اور اہلسنّت میں یہی فرق ہے کہ اوّل الذکر ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں اور مؤخر الذکر غلط اعتقاد والے کو خطا کی طرف نسبت کرتے ہیں کافر نہیں کہتے۔ (الیواقیت)

علماء کرام کو چاہیئے کہ اپنی تمام تر توجہ اور سعی بجسب اقتضائے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں صرف فرمائیں نہ یہ کہ عوام کالانعام کے کافر بنانے میں ہی پورے جوش کا اظہار کرتے پھریں۔ سراج المنیر میں ہے کہ اگر ایک مسئلہ میں بہت سے وجوہ کفر کے مقتضی ہیں اور صرف ایک وجہ کفر کو منع کرتی ہے تو مفتی کو مسلمان پر حسن ظن رکھتے ہوئے اسی ایک وجہ کی طرف میلان کرنا چاہیئے۔

یواقیت والجواہر میں ہے کہ شیخ ابوطاہر قزوینی نے اپنی کتاب سراج العقول میں احمد بن زاہر سرخسی سے نقل کیا ہے (جو شیخ ابن الحسن اشعری کے اجل شاگردوں میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ جب شیخ ابا الحسن اشعری بغداد میں فوت ہونے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے تمام شاگردوں کو جمع کرو پس میں نے سب کو جمع کیا اور فرمایا تم سب گواہ رہو کہ میں اہلِ قبلہ میں سے ایک کو بھی کافر نہیں کہتا

---

[1] نفی العام کی مثال یہ ہے کہ کوئی بھی مسلمان نہیں اور نفی العموم یہ کہ سب کو کافر کہنا درست نہیں۔ (مترجم)

[2] حضرت مؤلف قدس سرہٗ کا یہ کلام تکفیر کے بارے میں خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ (مترجم)